96531 ـ جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والا جنت میں فائدہ کیسے حاصل کریگا ؟

سوال

جو شخص کچھ دیر جہنم میں رہا اور پھر اسے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ جنت میں کس طرح فائدہ حاصل کریگا؟
اور جہنم میں گزرے ہوئے وقت کے نفسیاتی دباؤ کے ہوتے ہوئے وہ جنت کے فائدہ کو کس طرح محسوس کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل سنت و الجماعت کا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے افراد بھی ہونگے جو بغیر حساب و کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو جہنم میں آگ کا عذاب چکھنے کے بعد جنت میں جائیگے، جتنا اللہ چاہے گا انہیں عذاب ہوگا اور پھر وہ جنت میں داخل کر دیے جائینگے.

ان کا جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرنا انہیں جنت میں شقاوت و بدبختی یا پھر ناامیدی میں نہیں ڈالےگا؛ کیونکہ جنت تو نعمتوں والا گھر ہے، اور ان کو بھی وہی کچھ ملےگا جو باقی جنتیوں کو ملےگا جس کا کتاب و سنت میں ذکر بھی کیا گیا ہے.

دلائل میں یہ نہیں ملتا کہ جو لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیے جائینگے انہیں جہنم میں عذاب کی وجہ سے کوئی پریشانی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد کی ہمیں علامات و نشانیاں بھی بتائیں ہیں، جس میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1 ـ انہیں آب حیات والی نہر میں ڈالا جائیگا اور وہ نئے سرے سے اگیں گے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائینگے تو اللہ عزوجل کہیں گے:

جس كے دل ميں رائى كے دانہ كے برابر بھى ايمان ہے اسے جہنم سے نكال دو، تو انہيں نكال ليا جائيگا، وہ جل گئے ہونگے اور جل كر سياہ كوئلہ بن چكے ہونگے، تو انہيں نہر حيات ميں ڈالا جائيگا، تو وہ اس طرح اگنا شروع ہونگے جس طرح سيلاب كے پانى ميں دانہ اگتا ہے "

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كيا تم ديكھتے نہيں كہ وہ دانہ پيلا لپٹا ہوا اگتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6192) صحيح مسلم حديث نمبر (184).

امتحشو: يعنى وہ جل چكے ہونگے، اور المحش: جلد كے جلنے اور ہڈياں ظاہر ہونے كو كہا جاتا ہے.

ديكھيں: النھاية فى غريب الحديث (4 / 302).

حمما: يعنى وہ كوئلے كى طرح سياہ جسم ہو چكے ہونگے.

ديكھيں: النھاية فى غريب الحديث (1 / 444).

الحبة: حاء پر زير ہے، بيچ كو حبہ كہا جاتا ہے، جو سبزي گھاس وغيرہ كا بيچ ہے اور يہ سيلابى پانى كے كناروں وغيرہ پر اگ آتا ہے.

حميل السيل: حاء پر زبر اور ميم پر زير ہے، سيلابى پانى كے اوپر جو مٹى اور جھاگ وغيرہ ہوتى ہے، اس كا معنى يہ ہے كہ: جو سيلابى پانى اپنے ساتھ لاتا ہے، اس سے مراد اگنے ميں تشبيہ دينا ہے كہ اس كى طراوت اور تيزى اور خوبصورتى كتنى ہوتى ہے.

ديكھيں: شرح مسلم نووى (3 / 22 - 23).

2 - نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان كيا ہے كہ جہنم سے نكلنے كے بعد ان كى حالت بدل جائيگى.

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جہنميوں كے بارہ ميں فرمايا:

" جہنمى جہنم ميں جانے كے بعد نكالے جائنگے، وہ وہاں سے نكليں گے گويا كہ وہ تلوں كى لكڑياں ہيں، انہيں جنت كى ايك نہر ميں داخل كيا جائيگا تو وہ اس ميں غسل كرينگے اور وہاں سے نكليں گے تو اس طرح ہونگے جيسے سفيد كاغذ ہوتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (191).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ تلوں کی لکڑیاں ہیں " دو سین بغیر نقطہ کے پہلی پر زبر اور دوسری پر زیر ہے اور یہ سمسم کی جمع ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے، امام ابو سعادات المبارك بن محمد بن عبدالكريم الجزری معرف ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا معنی - واللہ اعلم - یہ ہے کہ:

سماسم سمسم کی جمع ہے، اس کی لکڑیاں جب اتار کر درخت میں رکھی جائیں تا کہ اس کے دانے باریك اور سیاہ اتاریں جائیں گویا کہ وہ جلی ہوئی ہیں اس طرح اس سے یہ لوگ مشابہ ہوئے.

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ سفید کاغذ ہیں "

یہ قرطاس کی جمع ہے قاف پر زیر اور پیش کے ساتھ دو لغت ہیں اور یہ: اس صحیفے اور کاغذ کو کہا جاتا ہے جس میں لکھا جائے، انہیں اس سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ یہ غسل کرنے کے بعد بہت زیادہ سفید ہونگے اور ان کی ساری سیاہی ختم ہو جائیگی.

دیکھیں: شرح مسلم (3 / 52).

اور بخاری کی روایت میں ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سفارش کے ساتھ جہنم سے لوگ اس حالت میں نکلیں گے کہ وہ ثغاریر ہیں، میں نے عرض کیا کہ ثغاریر کیا ہیں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الضغابیس "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6190).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ثغاریر کے متعلق ابن اعرابی کہتے ہیں: یہ چھوٹی ککڑی ہی اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے.

اس کا مقصود باریکی اور سفیدی کا وصف بیان کرنا ہے.

اور ضغانیس کے متعلق اصمعی کہتے ہیں:

یہ ایسی چیز ہے جو گھاس کی جڑ میں اگتی اور ہلیون بوٹی کے مشابہ ہوتی ہے جو بھون کر تیل اور سرکہ کے ساتھ

کھائی جاتی ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے كہ: یہ درخت اور اذخر گھاس كی جڑ میں ہوتی ہے اور تقریبا ایك بالشت لمبی اور انگلی جتنی باریك ہوتی ہے اور اس كے پتے نہیں ہوتے اور ذائقہ نمكین ہوتا ہے.

اور حربی كی غریب الحدیث میں درج ہے:

الضغبوس: ایك بوٹی ہے جو انگلی جتنی لمبی ہوتی ہے، اس سے كمزور شخص كو تشبیہ دی گئی ہے.

تنبیہ:

ان كی صفت كی یہ تشبیہ اس وقت كی ہے جب وہ اگ جائیں گے، لیكن جب وہ جہنم سے نكلیں گے تو وہ كوئلہ كی طرح سیاہ ہونگے جیسا كہ اس كے بعد والی حدیث میں آ رہا ہے.

دیكھیں: فتح الباری (11 / 429).

3 ـ ان میں سے ہر ایك شخص لولو موتی كی طرح ہو گا، اور اللہ سبحان و تعالی اس پر اپنی رضامندی نازل كریگا اور كبھی بھی ناراض نہیں ہو گا.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ... اللہ سبحانہ و تعالی كہے گا: فرشتے بھی سفارش كر چكے، اور انبیاء نے بھی سفارش كر لی، اور مومن بھی سفارش كر چكے ہیں، اور اب ارحم الراحمین كے علاوہ كوئی نہیں ہے، چنانچہ اللہ ارحم الراحمین آگ سے ایك مٹھی بھریں گے اور ایسے لوگوں كو نكالیں گے جنہوں نے كبھی بھی كوئی نیكی اور خیر كا كام نہ كیا ہو گا اور وہ جل كر كوئلہ بن چكے ہونگے.

انہیں جنت كے سامنے ایك نہر میں ڈالا جائیگا جسے نہر حیات كہا جاتا ہے، تو وہ اس نہر سے اس طرح نكلیں گے جیسے بیج سیلابی پانی میں اگتا ہے...

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو وہ موتی كی طرح نكلیں گے ان كی گردنوں میں مہر ہوگی جنتی انہیں پہچانتے ہونگے، كہ یہ لوگ اللہ كے آزاد كردہ ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالی نے بغیر كسی عمل اور نیكی كا كام كیے ہی جنت میں داخل كیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالی فرمائیگا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ تم جو كچھ دیكھتے ہو وہ تمہارا ہے، تو وہ عرض كریں

گے: اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا، تو اللہ عزوجل فرمائینگے:

میرے پاس تمہارے لیے اس سے بھی بہتر چیز ہے، تو وہ عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار اس سے افضل کیا چیز ہے ؟

تو اللہ عزوجل فرمائیگا: میری رضا و خوشنودی ہے، میں تم پر کبھی بھی ناراض نہیں ہونگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7002) صحیح مسلم حدیث نمبر (183).

یہ عظیم حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والوں کی حالت بیان کی ہے، اور اس میں ان لوگوں کی ایسی عزت و تکریم بیان ہوئی ہے جو اللہ انہیں ہبہ فرمائیگا، جو اللہ کے فضل و کرم میں شامل ہوتا ہے وہ عزت و تکریم والی اشیاء درج ذیل ہیں:

ا - نہر حیات میں ڈالا جانا اور نئے سرے سے پیدائش.

ب - وہ نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے موتی ہوتا ہے اور ان کی گردنوں میں مہریں ہونگی.

ج - اللہ سبحانہ و تعالی انہیں وہ کچھ عطا کریگا جو انہیں جنت میں نظر آئیگا اور جو پائیں گے.

د - ان نعمتوں اور انتہائی خوشی و سرور حاصل ہونے کی وجہ سے ان کا گمان ہو گا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کی وہ عزت و تکریم کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی.

ھ - ان پر اللہ سبحانہ و تعالی کی رضامندی و خوشنودی نازل ہو گی، اور اللہ ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہو گا.

جنت میں داخل ہونے والوں کی اللہ کی جانب سے عزت و تکریم اس سے بھی واضح اور یقینی ہوتی ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے اس آخری شخص کا علم ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکال کر سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائیگا، وہ شخص جہنم سے گھسٹ کر نکلےگا، تو اللہ عزوجل اسے کہینگے:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جنت کی جانب جائیگا تو اسے ایسا لگے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ واپس آ کر عرض کریگا: اے میرے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالی کہےگا:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جائیگا تو اسے ایسا خیال ہو گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ پھر واپس آ کر عرض کریگا: اے اللہ میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے، جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تجھے جنت میں دنیا اور اس کے دس گناہ جتنی جگہ ملے گی ۔ یا فرمایا: تجھے دنیا کی دس مثل ملےگا ۔ تو وہ شخص عرض کریگا:

اے اللہ کیا مجھ سے مذاق کر رہے ہو ۔ یا کہےگا ۔ میرے ساتھ ہنسی کر رہے ہو ۔ حالانکہ تو مالك الملك اور بادشاہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ: میں نے دیکھ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھ نظر آنے لگیں، اور آپ فرمایا رہے تھے: یہ شخص جنت میں سب سے کم درجہ اور مقام والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202) صحیح مسلم حدیث نمبر (186).

4 ۔ ان پر جہنمیوں یا جبار کے آزاد کردہ کے نام کا اطلاق ہو گا، اور پھر بعد میں یہ نام ختم کر دیا جائیگا.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے کہ انہیں آگ کا عذاب جلا چکا ہوگا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6191).

اور مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" .... چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں کہیں گے: یہ لوگ جہنمی ہیں!! تو اللہ جبار فرمائیگا: بلکہ یہ جبار عزوجل کے آزاد کردہ ہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (12060) اسے ابن مندہ نے الایمان (2 / 847) اور ابن خزیمہ (2 / 710) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حکم تارك الصلاۃ (33) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن حبان میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ..... جنت میں انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے، تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ہمارا یہ نام ختم کر دے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو اللہ سبحانہ و تعالی انہیں جنت کی نہر میں غسل کرنے کا حکم دینگے، تو اس طرح اس کا یہ سیاہ رنگ ختم ہو

جائیگا "

ابن حبان (16 / 458) نے اسے صحیح کہا ہے، اور شعیب ارناؤوط نے بھی صحیح کہا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جنت میں ایك بار غسل کے لیے ڈبکی لگانے سے ہی مسلمان شخص ہر تنگی اور تکلیف کو بھول جائیگا جو اسے دنیا میں حاصل ہوئی تھی، تو پھر جس شخص کا مستقل ٹھکانہ اور گھر جنت ہو اس کی حالت کیا ہو گی ؟!

اور یہ بعید نہیں کہ یہ تکلیف اور تنگی اس کو بھی شامل ہو جو مسلمان کو آگ میں رہتے ہوئے حاصل ہوئی تھی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روز قیامت جہنم والوں سے اس شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز و نعمت والا تھا تو اسے جہنم کی آگ میں ایك ڈبکی دی جائیگی اور پھر اسے کہا جائیگا:

اے ابن آدم کیا تو کبھی کوئی خیر دیکھی ہے ؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی نعمت اور آسودگی بھی آئی ہے ؟

تو وہ کہےگا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں.

اور جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں اور اذیت میں رہا اور اسے جنت میں ایك ڈبکی دی جائیگی اور اسے کہا جائیگا: اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف اور اذیت بھی دیکھی ہے ؟

تو وہ عرض کریگا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم کبھی نہیں مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی، اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی تنگی دیکھی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2807).

جنت میں ڈبکی لگانے سے ہر تکلیف و اذیت اور تنگی بھول جائیگی حتی کہ آگ کا عذاب بھی اس کے علاوہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نہر حیات میں ڈالے جانے کے بعد انکی حالت بھی بدل جائیگی اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص جنت میں داخل ہو گا اسے نعمتیں حاصل ہونگی اور وہ کبھی بھی تنگی و تکلیف نہیں اٹھائیگا، نہ تو اس کا لباس بوسیدہ ہوگا، اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2836).

یہ نعمتیں جنت میں داخل ہونے والے سے یقینی طور پر تنگی و تکلیف کی نفی کرتی ہیں، اور جنت میں داخل ہونے والے کے لیے عام ہے، چاہے وہ پہلے جہنم میں داخل ہوا ہو یا داخل نہ ہوا ہو.

قاضی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اس کا معنی یہ ہے کہ جنت ثبات اور قرار کا گھر ہے، اور اس میں کسی بھی تبدیلی کا امکان نہیں؛ چنانچہ نہ تو اس کی نعمت میں کوئی تکلیف و تنگی پائی جاتی ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی فساد و تبدیلی ہو گی... "

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (7 / 194).

اس سب کچھ کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے اہل جنت کا جنت میں داخل ہونے کے بعد حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

} اور وہ کہیں گے سب تعریفات اس اللہ کی ہی ہیں جس نے ہم سے غم و پریشانی اور تکلیف کو دور کیا، یقینا ہمارا پروردگار بڑا بخشش والا اور بڑا قدر دان ہے، جس نے ہم اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچےگی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچےگی {فاطر (34 - 35).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یعنی: وہ گھر جس میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا، اور وہ گھر جس میں رہنا مرغوب ہے، کیونکہ وہاں کثرت خیرات ہے اور اس کی خوشی و سرور مسلسل ہے، اور وہاں کوئی تنگی اور تکلیف نہیں.

اور یہ ہم پر اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم کی بنا پر ہے نہ کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے، اگر اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم نہ ہو تو ہم اس تك نہ پہنچ پاتے جہاں پہنچ گئے ہیں.

} جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچےگی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچےگی {

یعنی: اس جنت میں نہ تو جسمانی تھکاوٹ ہوگی، اور نہ ہی دل اور قوی کی تھکاوٹ، اور نہ ہی کثرت تمتع میں تھکاوٹ ہو گی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی جنتیوں کے جسموں کو پوری صحت میں کردیں گے، اور ان کے لیے ایسے اسباب مہیا کرینگے جو ہمیشہ کے لیے راحت کا باعث ہوں، جو اس صفت کے ساتھ ہونگے کہ انہیں نہ تو کوئی تکلیف اور تنگی ہو گی اور نہ ہی تھکاوٹ آئیگی، اور نہ کوئی غم اور پریشانی "

ديكهيين: تفسير السعدى (689).

والله اعلم .